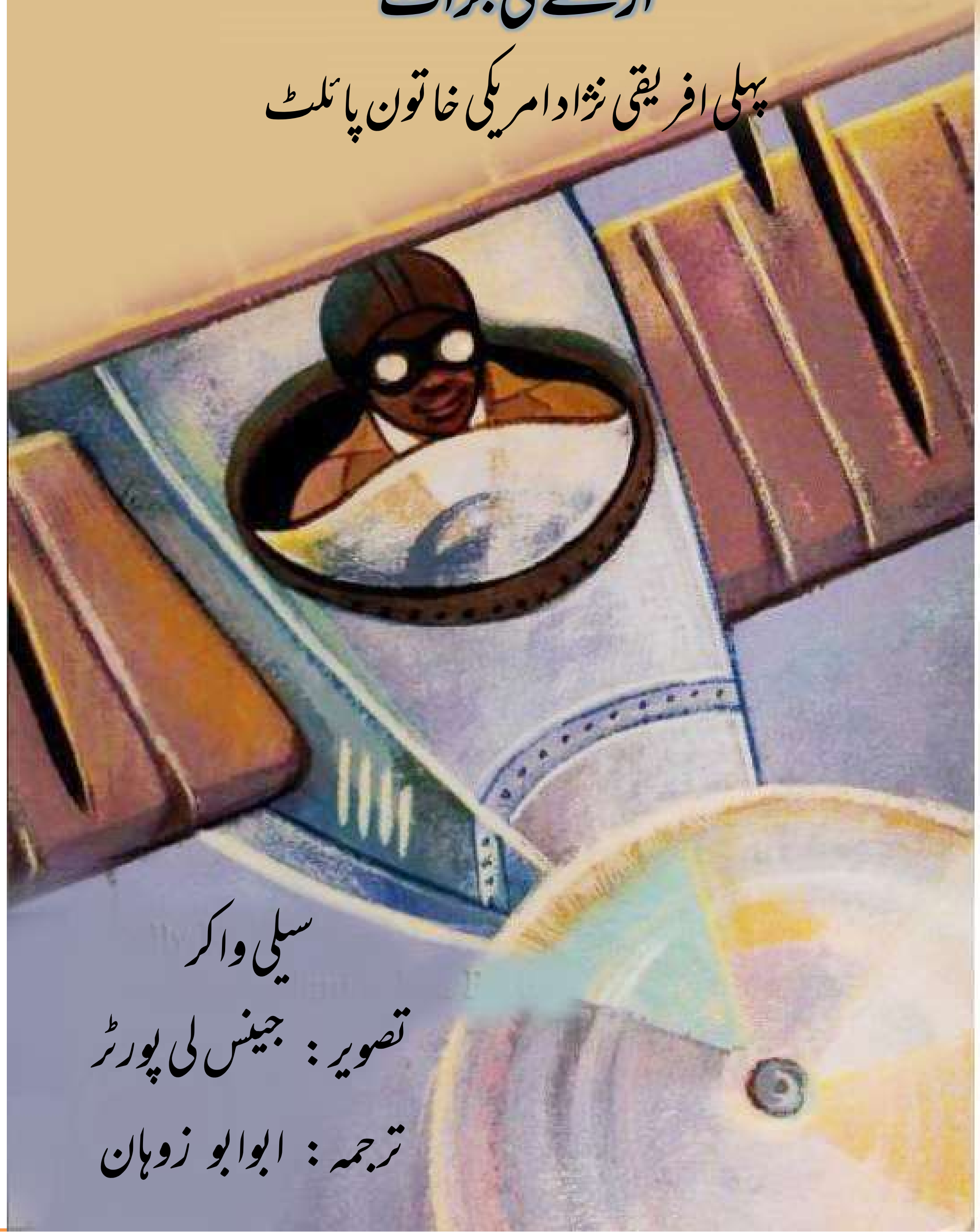
بیسی کولمین

اڑنے کی جرات

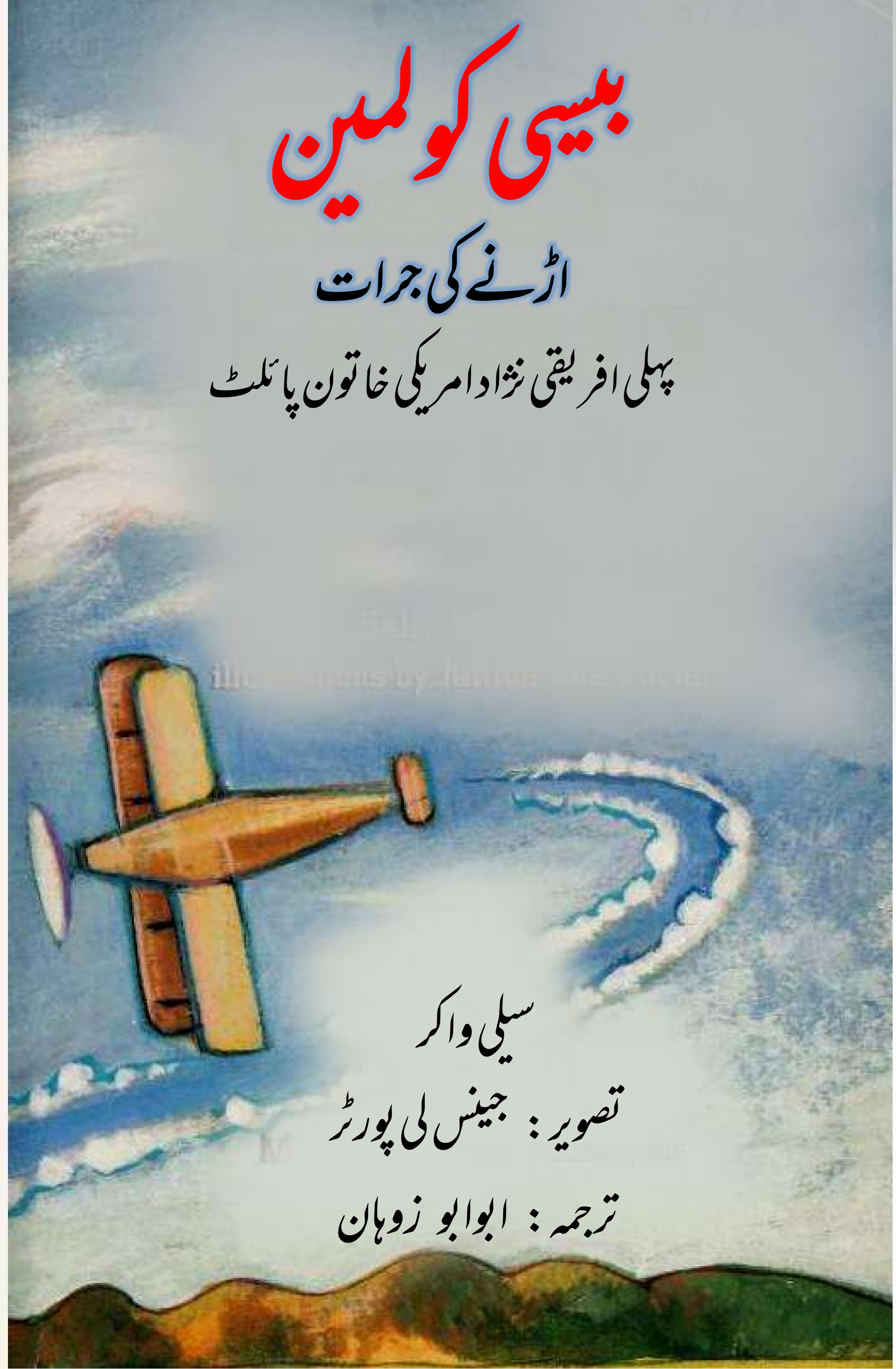
پہلی افریقی نژاد امریکی خاتون پائلٹ



سیلی واکر

تصویر : جینس لی پورٹر

ترجمہ : ابوابو زوہان



بیسی کولمین

اڑنے کی جرات

پہلی افریقی نژاد امریکی خاتون پائلٹ

سیلی واکر

تصویر : جینس لی پورٹر

ترجمہ : ابوابو زوہان



اڑنے کے لیے تیار

ویکساہچی، ٹیکساس، 1902

بیسی کولمین(BessieColeman)کی انگلیوں سے
خون بہہ رہا تھا۔
اس کی کمر میں درد ہو رہا تھا۔
کپاس چننا ایک 10 سالہ بچے کے لیے بہت مشکل کام تھا۔
بیسی نے ساتھ والے چننے والے کے تھیلے کو غور سے دیکھا۔
وہ اسے گھسیٹ رہا تھا تو وہ زمین پر رگڑ کھا رہا تھا۔
وہ آرام کرنے کے لیے ایک اچھی جگہ لگ رہی تھی۔
کپاس کے تھیلے پر چھپ کر سواری کرنا بالکل وہی
ہمت والا کام تھا جو بیسی کولمین کر سکتی تھی۔
دھپ! وہ اس پر بیٹھ گئی۔

بیسی کو کپاس چننے سے نفرت تھی،
لیکن اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔
کولمین خاندان غریب تھا۔
بیسی جو بھی کما سکتی تھی، اس کی ماں کو ان تمام پیسوں کی ضرورت تھی۔
پورے دن کا واحد اچھا حصہ اس کا اختتام تھا۔
تب بیسی کو ریاضی (Math) کرنے کا موقع ملتا تھا،
جس سے اسے لگاؤ تھا۔

اس نے حساب لگایا کہ اس کے خاندان نے کتنی
کپاس چنی تھی۔
کولمین خاندان کو فی پاؤنڈ کے حساب سے ادائیگی کی جاتی
تھی۔

اگر ادائیگی کرنے والا گورے رنگ کا آدمی دھوکہ
دینے کی کوشش کرتا، تو بیسی اسے درست کرنے
سے نہیں ڈرتی تھی۔
وہ اتنی نڈر تھی۔



جب کپاس کا سیزن ختم ہوا، تو بیسی اسکول واپس جانے پر خوش تھی۔

وہ افریقی امریکی بچوں کے لیے بنائے گئے ایک کمرے کے اسکول میں جاتی تھی۔

1902 میں، گورے اور سیاہ فام بچے ایک ہی اسکول میں نہیں جاسکتے تھے۔

سیاہ فام بچوں کے زیادہ تر اسکولوں کے پاس بہت کم رقم تھی۔

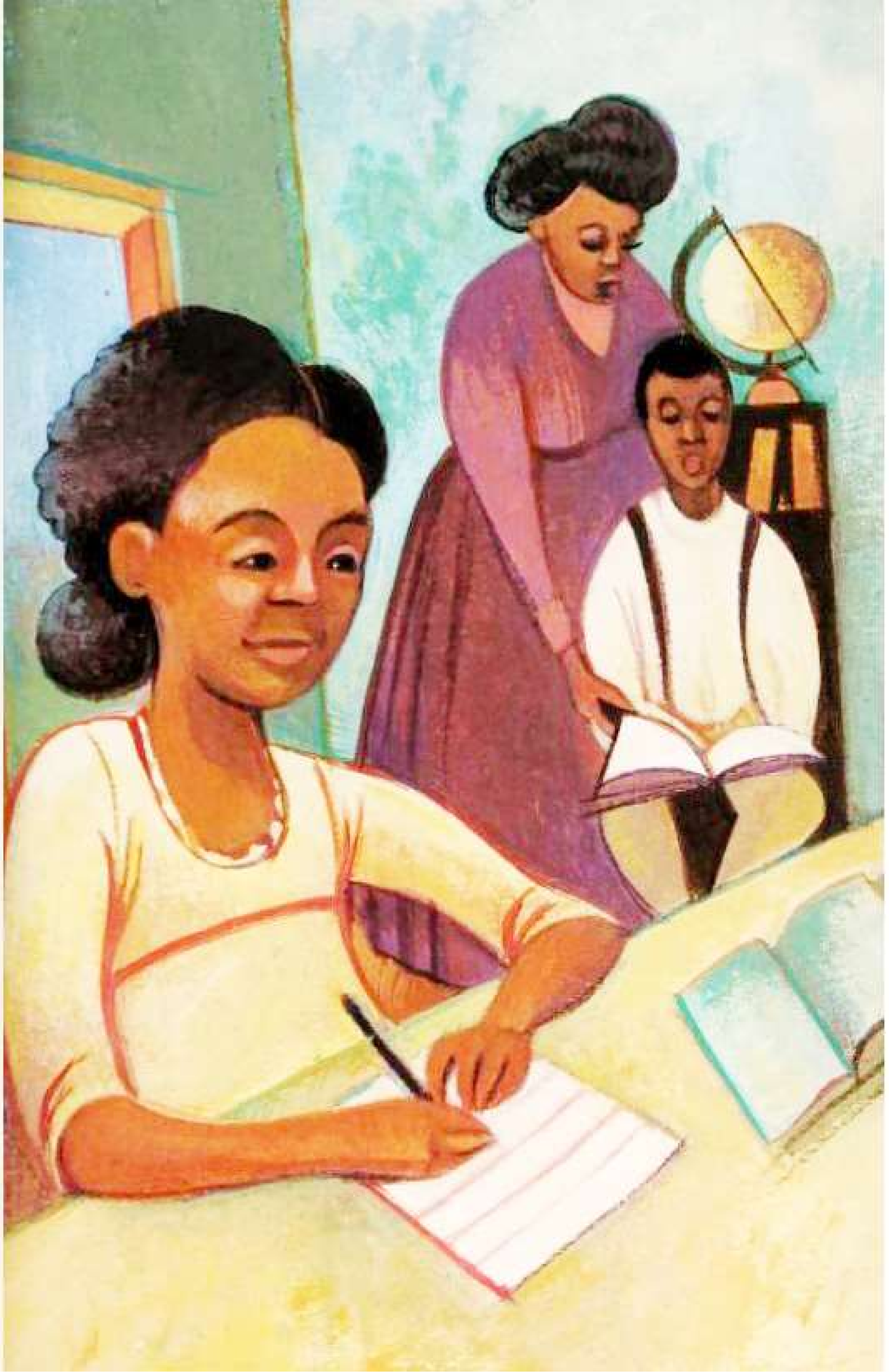
بیسی کے اسکول میں کتابیں کم تھیں۔

کبھی کبھی ٹیچر کے پاس کاغذ اور پنسلیں ختم ہو جاتی تھیں۔

پھر بھی، بیسی نے سخت محنت کی۔

اس نے اپنی زندگی میں کپاس چننے سے زیادہ کچھ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

وہ جتنا زیادہ سیکھتی، اس کے کامیاب ہونے کے امکانات اتنے ہی بہتر ہوتے۔





بیسی ہر وقت کام نہیں کرتی تھی۔

جب لائبریری کی گاڑی آتی تھی، توماما اس کے پڑھنے کے لیے کتابیں کرائے پر لیتی تھیں۔

رات کو، بیسی اونچی آواز میں پڑھتی تھی۔

اسے ہیریئٹ ٹب مین (HarrietTubman)کی کہانی بہت پسند تھی۔

وہ ایک نڈر سیاہ فام خاتون تھیں!



انہوں نے سینکڑوں غلاموں کی آزادی کی طرف رہنمائی کی تھی۔

ہیریئٹ ٹب مین نے یقیناً اپنی زندگی بیں اہم کام کیے تھے۔

جیسے جیسے وہ پڑھتی گئی، بیسی نے پکا ارادہ کرلیا۔

کسی دن وہ بھی کچھ اہم کام کرے گی۔



1910 میں، بیسی 18 سال کی تھی۔

اس نے اوکلاہوما ((Oklahoma میں کالج شروع کیا،

لیکن اس کے پیسے ختم ہو گئے۔

وہ ٹیکساس ((Texas واپس چلی گئی اور مزید پیسے کمانے

کے لیے کپڑے دھونے لگی۔

جب بیسی کپڑے دھوتی اور استری کرتی، تو وہ مستقبل

کے بارے میں سوچتی تھی۔

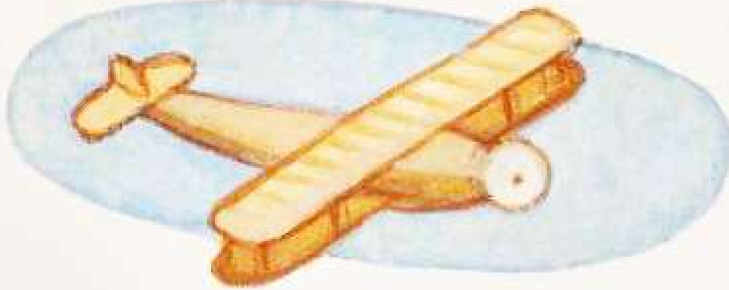
اگر وہ کچھ بننا چاہتی تھی، تو اسے ویکسہاچی (Waxahachie)

چھوڑنا پڑے گا۔

اس نے شکاگو(Chicago)میں اپنے بھائیوں کے

ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔

یقیناً اتنا بڑا شہر نئی زندگی کا موقع فراہم کرے گا۔



پرواز کا خواب

شکاگو، 1919

بیسی غصے سے تلملا رہی تھی۔

اس کا بھائی جان اسے حجام کی اس دکان پر چھیڑ رہا تھا جہاں وہ کام کرتی تھی۔

جان پہلی جنگ عظیم کے دوران فرانس میں لڑا تھا۔

اس نے مذاق میں کہا کہ وہاں کی خواتین شکاگو کی سیاہ فام خواتین سے بہتر ہیں۔

کچھ فرانسیسی خواتین تو جہاز بھی اڑاتی تھیں۔

بھلا کون سوچ سکتا تھا کہ ایک سیاہ فام خاتون ہوائی جہاز اڑائے گی؟

بیسی کو معلوم تھا کہ وہ جو بھی ٹھان لے وہ کر سکتی ہے۔



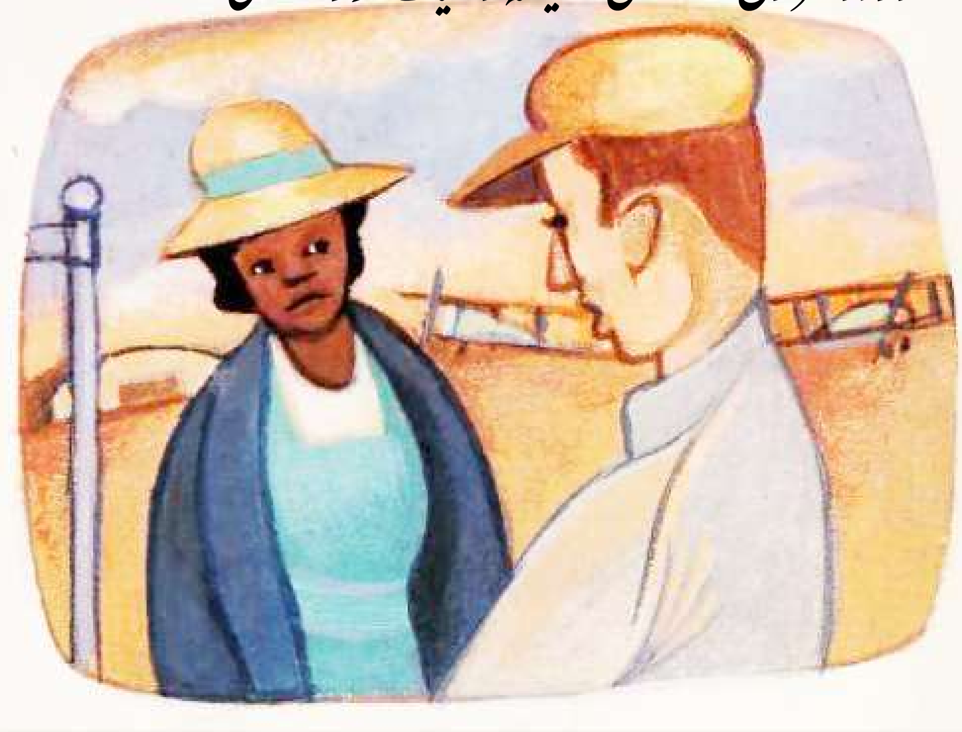
زمین سے بہت اوپر بلندیوں میں اڑنا ہمت والا اور اہم کام معلوم ہوتا تھا—جو بیسی کولمین کے لیے بالکل موزوں تھا۔

اس نے وہیں اور اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ جان کو غلط ثابت کر کے رہے گی۔



بیسی کی خواہش تھی کہ وہ کسی سیاہ فام پائلٹ سے اسے اڑنا سکھانے کے لیے کہہ سکے۔
لیکن شکاگو کے قریب کوئی سیاہ فام پائلٹ نہیں رہتا تھا۔
وہ ایک ایئر فیلڈ (ہوائی اڈے) سے دوسرے ایئر فیلڈ پر گئی اور گورے پائلٹوں سے اسے سکھانے کی درخواست کی۔
ہر ایک نے انکار کر دیا۔
کچھ نے اس لیے انکار کیا کیونکہ وہ سیاہ فام تھی،
اور دوسروں نے اس لیے کہ وہ ایک عورت تھی۔

1919 میں، ہوائی جہاز اڑانا ایک نئے قسم کا خواب تھا۔
لوگ صرف 1903 سے ہی اڑان بھر رہے تھے۔
ہوائی جہازوں کا سفر کے لیے زیادہ استعمال نہیں ہوتا تھا۔
بہت سی جگھوں پر یہ اتنے نایاب تھے کہ اگر کوئی سر کے اوپر سے اڑتا، تو لوگ اسے دیکھنے کے لیے باہر بھاگتے تھے۔
شاید ہی کوئی ہوائی جہاز کا پائلٹ خاتون تھی۔
اور ان خاتون پائلٹوں میں سے کوئی بھی سیاہ فام نہیں تھی۔





بیسی نے ہار نہیں مانی۔

اس نے مدد کے لیے رابرٹ ایبٹ (RobertAbbott)

سے کہا۔

وہ حجام کی دکان پر اس کے گاہکوں میں سے ایک تھا۔

رابرٹ ذہین اور امیر تھا۔

وہ اپنا اخبار، 'دی شکاگو ڈیفنڈر' (TheChicago

Defender)، چلاتا تھا۔

"فرانس جاؤ،" رابرٹ نے بیسی سے کہا۔

فرانس میں، گورے لوگ سیاہ فام لوگوں کے ساتھ

برابر کا سلوک کرتے تھے۔

وہ وہاں کوئی استاد ڈھونڈ سکتی تھی۔

فرانس کا ٹکٹ مہنگا ہونا تھا۔

اسی طرح اڑان سیکھنے کے اسباق بھی۔

بیسی کام میں لگ گئی۔

اسے ایک مرچوں کی دکان (chilishop)

چلانے کی بہتر معاوضے والی نوکری مل گئی۔

اس نے فرانسیسی زبان کے اسباق لیے۔

وہ اڑنے کے خواب دیکھتی تھی۔

اور نومبر 1920 میں، بیسی ایک بحری جہاز پر سوار ہو کر فرانس

کے لیے روانہ ہوگئی۔



اتارو!

لی کروٹو، فرانس، 1920

بیسی نے ہوائی جہاز کے پہلو پر اپنا ہاتھ آہستہ سے پھیرا۔
اسے مشکل سے ہی اس پر یقین آ رہا تھا۔
وہ 28 سال کی تھی، اور آخر کار اس کی اڑان سیکھنے کا پہلا دن آ گیا تھا۔

بیسی نے پنکھے (propeller) اور ٹائروں کو چیک کیا۔
اس نے کپڑے سے ڈھکے ہوئے پروں میں پھٹن اور دراڑیں دیکھیں۔
اچھے پائلٹ اڑان بھرنے سے پہلے ہمیشہ اپنے جہازوں کی جانچ کرتے ہیں۔





بیسی پچھلے کاک پٹ (cockpit) میں
سوار ہوئی۔
اس کا استاد سامنے بیٹھا تھا۔
انجن گرجنے لگا۔
پروپیلر تیزی سے گھومنے لگا۔

جیسے ہی ہوائی جہاز نے اڑان بھری،
ٹھنڈی ہوا بیسی کے گالوں پر لگ رہی تھی۔

اس پہلے سبق کے بعد، بیسی نے سخت مشق کی اور سیکھنا جاری رکھا۔

پھر ایک دن، اس نے اپنے ایک ہم جماعت کو حادثے میں مرتے دیکھا۔

بیسی کو گہرا صدمہ پہنچا۔

اس کا خواب اسے خطرے میں ڈال رہا تھا۔

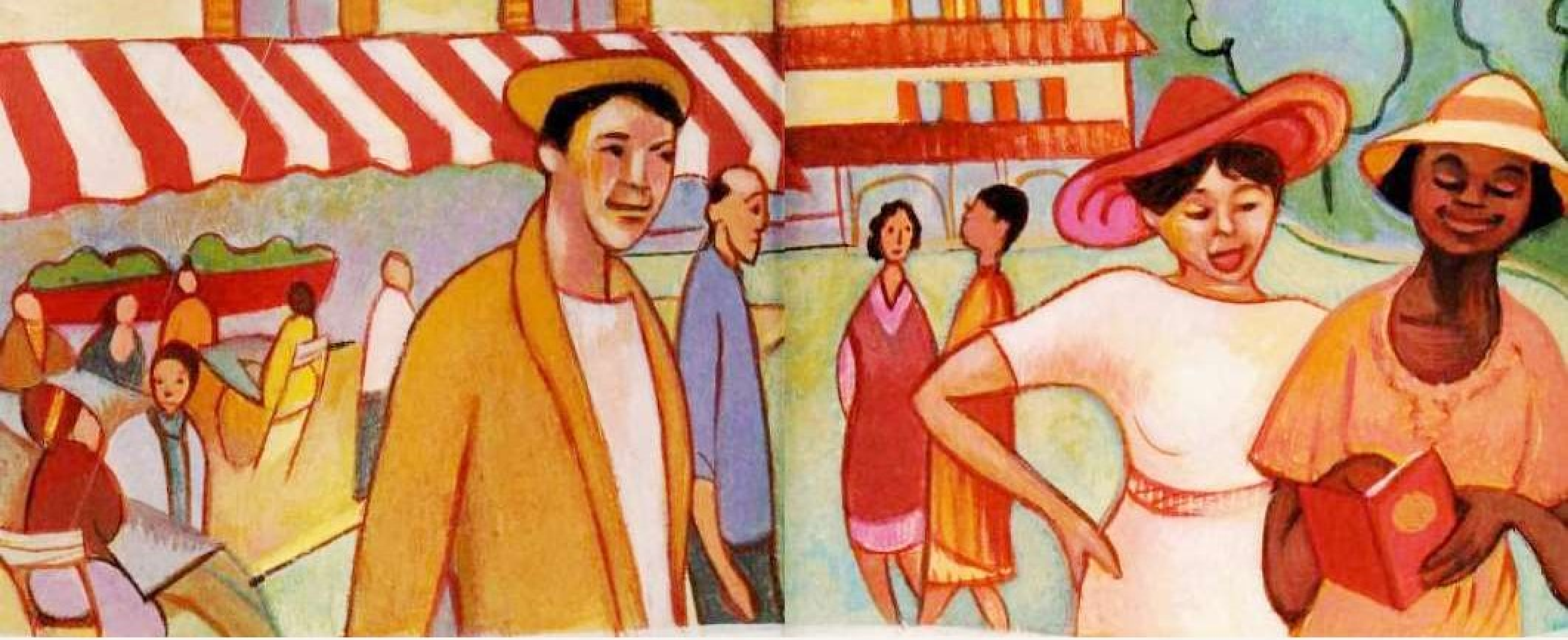
پھر بھی، وہ ہار ماننے والی نہیں تھی۔

اس نے اپنی اڑان بھرنے کی مہارتوں پر مزید محنت کی۔

آسمان کے ہر چکر کے ساتھ، بیسی مزید نڈر ہوتی گئی۔

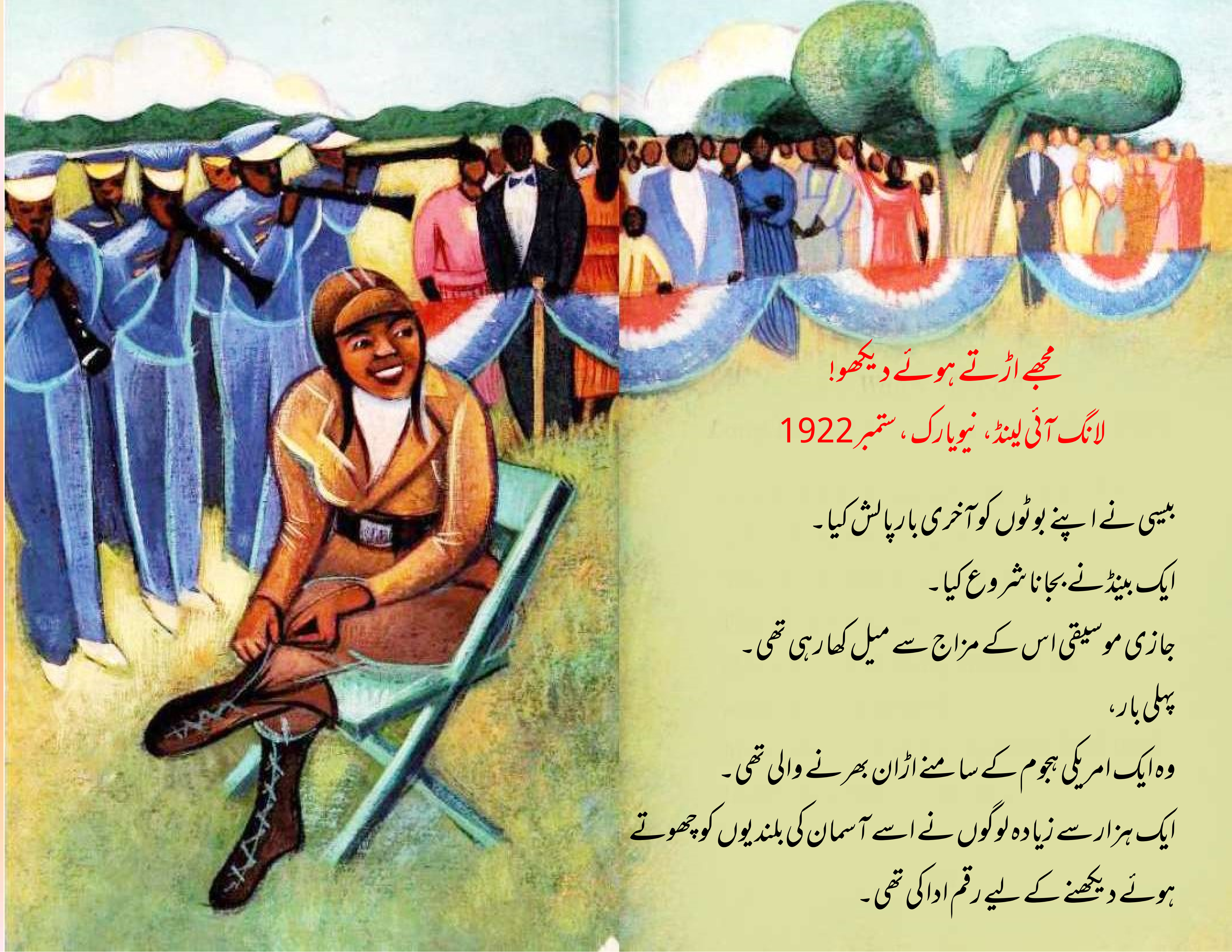
جلد ہی وہ اکیلی جہاز اڑانے لگی۔





سات ماہ کی سخت محنت رنگ لائی۔
جون 1921 میں، بیسی نے پائلٹ کا لائسنس حاصل کر لیا۔
اب وہ دنیا میں کہیں بھی اڑ سکتی تھی۔
وہ پائلٹ کا لائسنس حاصل کرنے والی
پہلی افریقی امریکی خاتون تھیں۔

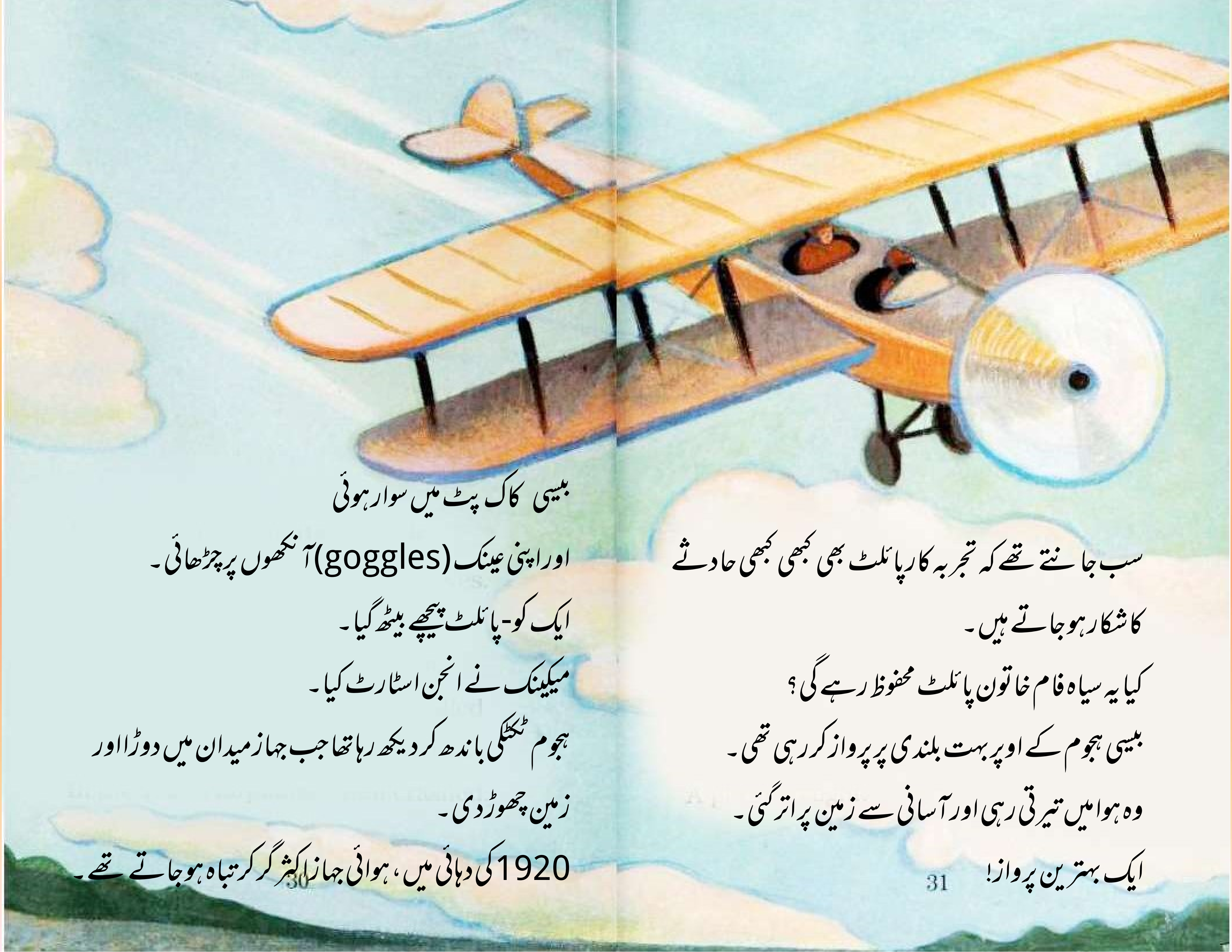
آخر کار اس کا بھائی جان غلط ثابت ہو گیا تھا۔
اور بیسی نے بالآخر اپنا ایک مقام بنا لیا تھا۔
اب وقت تھا کہ گھر واپس جایا جائے
اور دنیا کو دکھایا جائے کہ بیسی کولمین کیا کر سکتی تھی۔



مجھے اڑتے ہوئے دیکھو!

لانگ آئی لینڈ، نیویارک، ستمبر 1922

بیسی نے اپنے بوٹوں کو آخری بار پالش کیا۔
ایک بینڈ نے بجانا شروع کیا۔
جازی موسیقی اس کے مزاج سے میل کھا رہی تھی۔
پہلی بار،
وہ ایک امریکی ہجوم کے سامنے اڑان بھرنے والی تھی۔
ایک ہزار سے زیادہ لوگوں نے اسے آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے دیکھنے کے لیے رقم ادا کی تھی۔



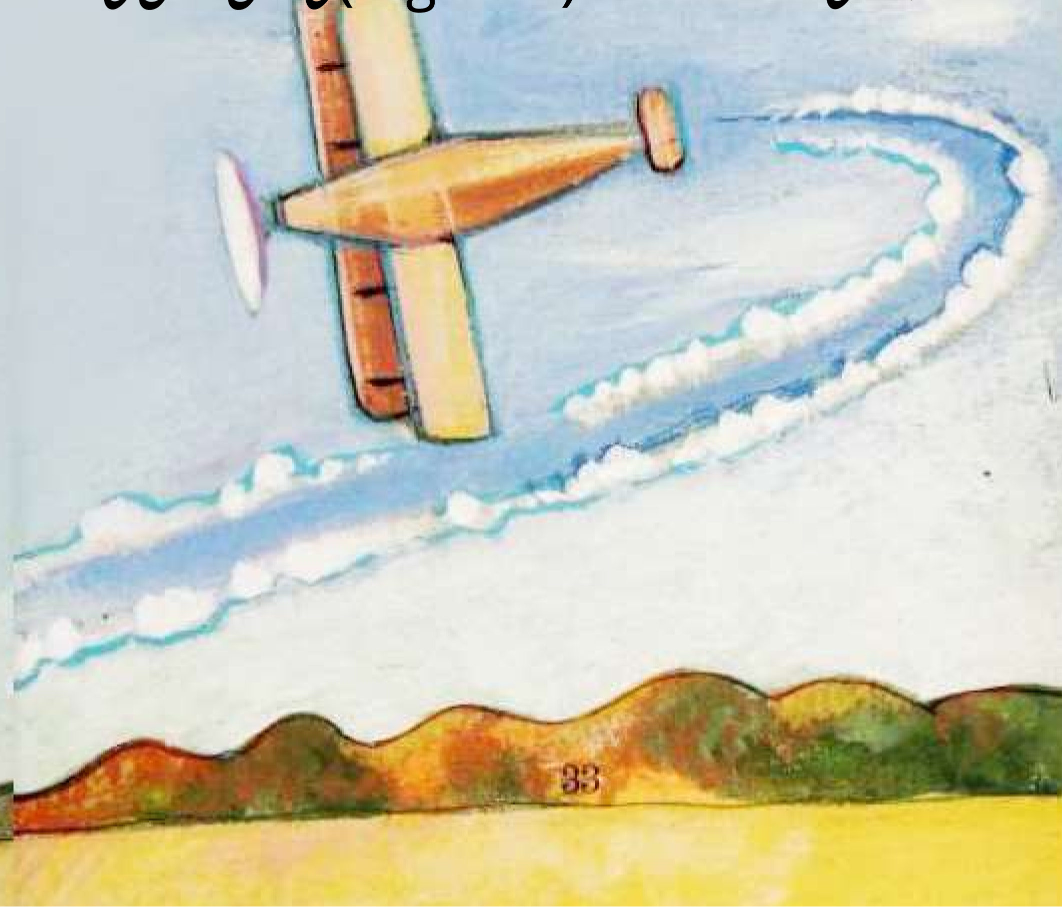
بیسی کاک پٹ میں سوار ہوئی
اور اپنی عینک (goggles) آنکھوں پر چڑھائی۔
ایک کو-پائلٹ پیچھے بیٹھ گیا۔
میکینک نے انجن اسٹارٹ کیا۔
ہجوم ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا جب جہاز میدان میں دوڑا اور
زمین چھوڑ دی۔
1920 کی دہائی میں، ہوائی جہاز اکثر گر کر تباہ ہو جاتے تھے۔

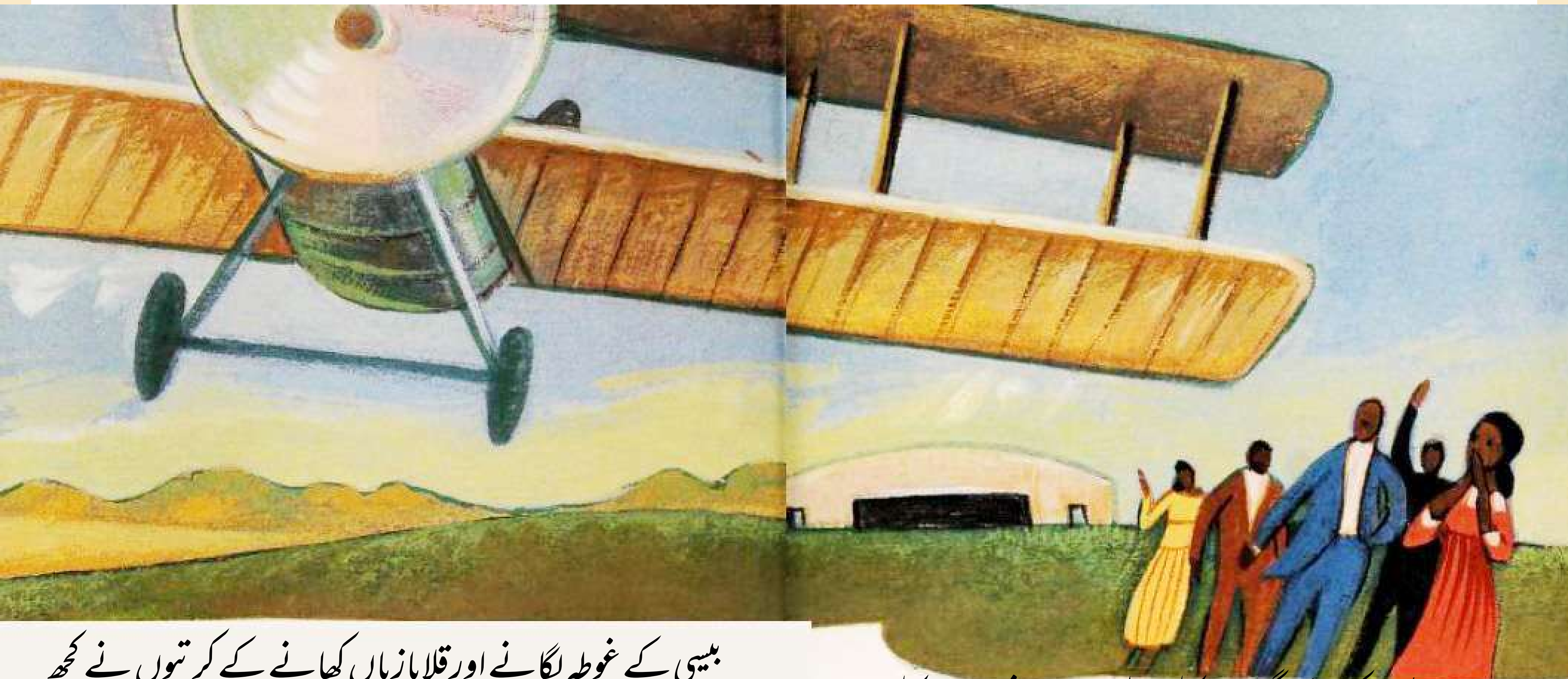
سب جانتے تھے کہ تجربہ کار پائلٹ بھی کبھی کبھی حادثے
کا شکار ہو جاتے ہیں۔
کیا یہ سیاہ فام خاتون پائلٹ محفوظ رہے گی؟
بیسی ہجوم کے اوپر بہت بلندی پر پرواز کر رہی تھی۔
وہ ہوا میں تیرتی رہی اور آسانی سے زمین پر اتر گئی۔
ایک بہترین پرواز!

جلد ہی بیسی صرف اڑان بھرنے سے کہیں زیادہ کام کر رہی تھی۔
اس نے حیرت انگیز کرتبوں سے اپنے مداحوں کو پرجوش کر دیا۔
شکاگو میں، وہ ہجوم کے اوپر اتنی نیچی پرواز سے گزری کہ لوگ نیچے جھک گئے۔
وہ جہاز کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے جب وہ اوپر کی طرف مڑا۔



اچانک، یہ تیزی سے ایک طرف مڑا۔
سامعین کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔
(وہ حیرت سے ہکا بکا رہ گئے)۔
کیا بیسی اپنا کنٹرول کھو چکی تھی؟
ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں!
اس نے جہاز کو دوبارہ موڑا
اور صفائی کے ساتھ 'آٹھ' (figure8) کی شکل مکمل کی۔





بیسی ایک فلائنگ اسکول (اڑنا سیکھانے والا اسکول)
کھولنا چاہتی تھی۔

اسے ہوائی جہازوں اور انہیں رکھنے کے لیے جگہ کی
ضرورت تھی۔

یہ چیزیں مہنگی ہونی تھیں۔

ہجوم کے سامنے جہاز اڑانا ان کے اخراجات پورے
کرنے کا بہترین طریقہ تھا۔

بیسی کے غوطہ لگانے اور قلابازیاں کھانے کے کرتبوں نے کچھ
لوگوں کو ڈرا دیا۔

لوگوں نے کہا کہ وہ ان خطرناک کرتبوں سے اپنی زندگی خطرے میں
ڈال رہی ہے۔

لیکن بیسی خود کو ایک "اڑتی ہوئی اداکارہ" (flyingactress)
کے طور پر دیکھتی تھی۔

اس کا کام لوگوں کو اچھا وقت فراہم کرنا تھا۔

اس کے پاس خطرہ مول لینے کی ایک اور وجہ بھی تھی۔

اسے پیسے کمانے کی ضرورت تھی۔



اس نے اخبار کے رپورٹرز سے بھی بات کی۔
کبھی کبھی وہ ایک پائلٹ کے طور پر اپنے کیریئر کے بارے میں سچائی کو تھوڑا بڑھا چڑھا کر بھی پیش کرتی تھی۔
اس نے ایک رپورٹر کو بتایا کہ وہ یورپ کے چھ ممالک میں اڑان بھر چکی ہے!
لیکن بیسی کے اڑنے کے انداز میں کچھ بھی فرضی یا جھوٹا نہیں تھا۔
وہ شاندار تھا۔

بیسی کو امید تھی کہ اس کا اسکول دوسرے سیاہ فام لوگوں کے اڑنے کے خوابوں کو حقیقت بنانے میں مدد کرے گا۔
اس نے اسے کھولنے کے لیے رقم کمانے کی خاطر سخت محنت کی۔
مزید مداح بنانے کے لیے، بیسی نے گرجا گھروں اور تھیٹروں میں تقریریں کیں۔



1923 میں، بیسی اپنے فلائنگ اسکول کے بہت سے منصوبے لے کر کیلیفورنیا گئی۔

اس نے اپنا پہلا ہوائی جہاز خریدا۔

وہ ایک چھوٹا، استعمال شدہ (used) جہاز تھا جسے "کرٹس جینی" (CurtissJenny) کہا جاتا تھا۔

پھر اس نے ایک ایئر شو کا اہتمام کیا۔

جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتی تھی، بیسی نے اڑان بھرنے سے پہلے اپنے جہاز کی جانچ پڑتال کی۔

سب کچھ ٹھیک لگ رہا تھا۔

اس نے "جینی" کو ہوا میں 300 فٹ کی بلندی تک اڑایا۔

اچانک، موٹر بند ہو گئی۔ (رک گئی)۔

جہاز ناک کے بل زمین کی طرف گرا۔

یہ غوطہ کوئی کرتب نہیں تھا۔

"جینی" گر کر تباہ ہو گئی اور بیسی اس کے اندر رہی تھی۔



پلستر کے اندر اس کی ٹانگ میں خارش ہو رہی تھی۔

سب سے بری بات یہ تھی کہ اس کا جہاز
مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔

لیکن بیسی ہار ماننے والی نہیں تھی۔

اس نے ہسپتال سے اپنے مداحوں کو ایک پیغام بھیجا :
"جیسے ہی میں چلنے کے قابل ہوں گی، میں اڑان بھروں گی!"

بچاؤ کرنے والے بیسی کو تیزی سے ہسپتال لے گئے۔

اس کی ایک ٹانگ اور کئی پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔

اس کے چہرے اور ہاتھوں پر زخموں کے نشانات تھے۔

لیکن وہ زندہ تھی۔

بیسی نے تقریباً تین ماہ بستر پر گزارے۔

وہ زخموں سے چور تھی اور تکلیف میں تھی۔

بیسی نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

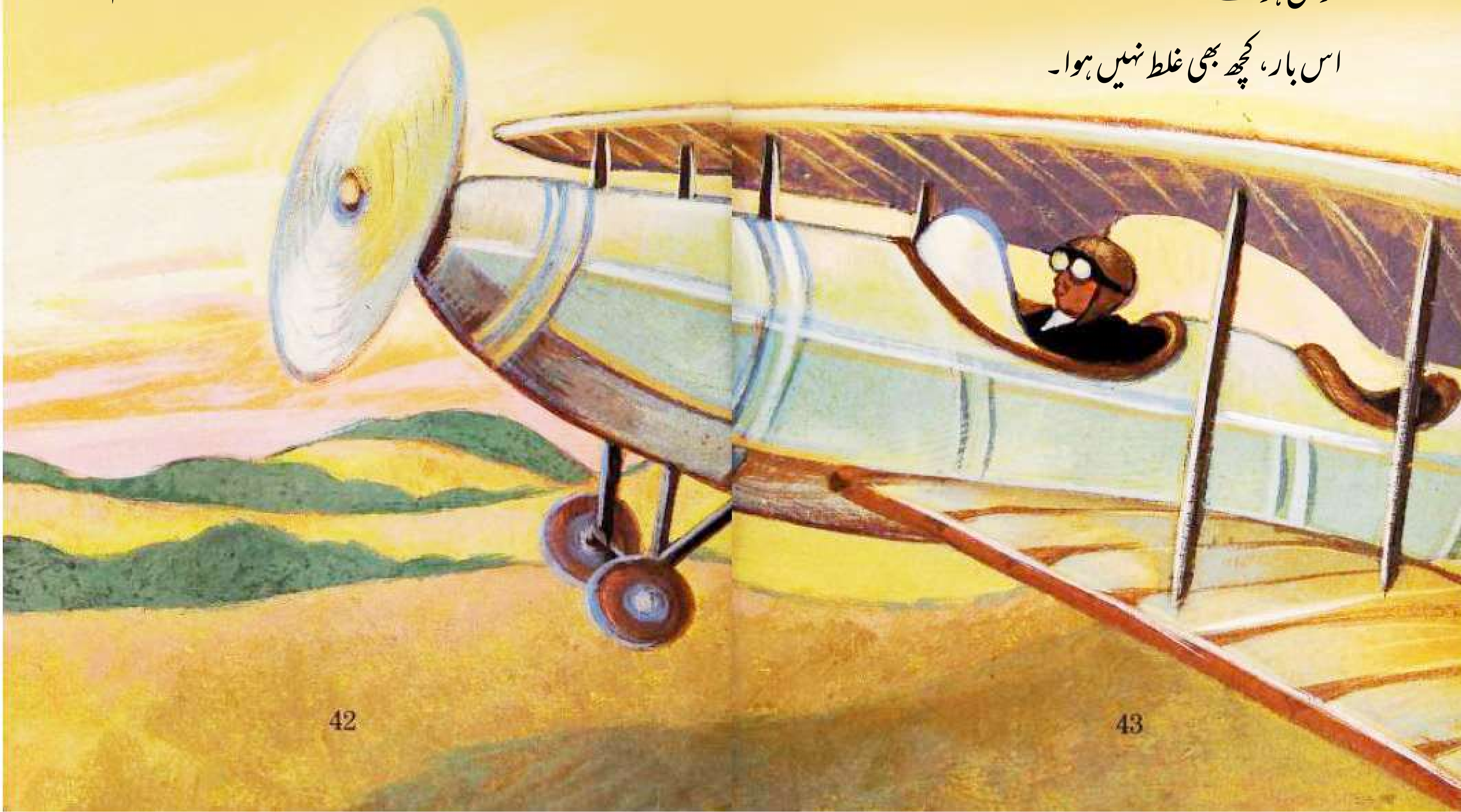
اسی ستمبر میں، وہ کولمبس، اوہائیو (Columbus Ohio) گئیں۔

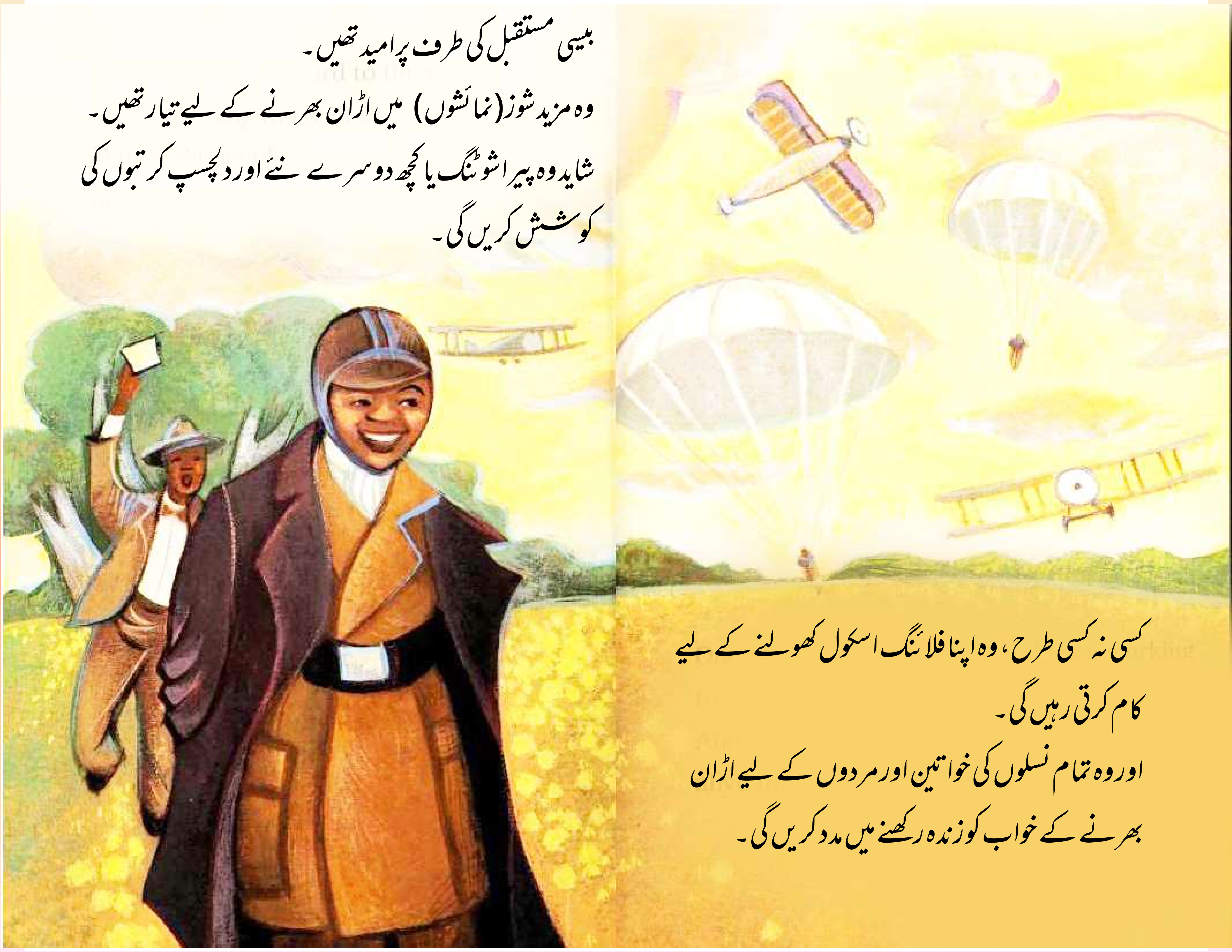
انہوں نے ایک جہاز ادھار لیا اور ایک اور شو کا اہتمام کیا۔

اگر بیسی دوبارہ اڑان بھرنے کے بارے میں گھبرائی ہوئی تھیں، تو انہوں نے اسے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

دس ہزار مداح انہیں آسمان کی بلندیوں پر اڑتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

اس بار، کچھ بھی غلط نہیں ہوا۔





بیسی مستقبل کی طرف پرامید تھیں۔
وہ مزید شوز (نمائشوں) میں اڑان بھرنے کے لیے تیار تھیں۔
شاید وہ پیراشوٹنگ یا کچھ دوسرے نئے اور دلچسپ کرتبوں کی
کوشش کریں گی۔

کسی نہ کسی طرح، وہ اپنا فلائنگ اسکول کھولنے کے لیے
کام کرتی رہیں گی۔
اور وہ تمام نسلوں کی خواتین اور مردوں کے لیے اڑان
بھرنے کے خواب کو زندہ رکھنے میں مدد کریں گی۔



خاتمہ

بیسی کولمین نے اپنے آبائی شہر ویکسا ہچی، ٹیکساس سمیت کئی مقامات پر ایئر شو پیش کیے۔ ایک پائلٹ کے طور پر موت کو چکمہ دینے والے کرتبوں کے ساتھ ساتھ، انہوں نے پیراشوٹ سے چھلانگ لگانا بھی سیکھا۔ وہ "ونگ واکنگ" (wing-walking) بھی کرتی تھیں، یعنی جب دوسرا پائلٹ جہاز اڑاتا، تو وہ اڑتے ہوئے جہاز کے پروں پر اپنا توازن برقرار رکھتیں۔ وہ جہاں بھی گئیں، انہوں نے ہزاروں مداحوں کو حیران اور متاثر کیا۔

افسوس کی بات ہے کہ بیسی اپنے تمام خوابوں کو حقیقت بنتے دیکھنے کے لیے زندہ نہ رہ سکیں۔ 1926 میں ایک ہولناک حادثے نے ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ بیسی فلوریڈا میں ایک "جینی" جہاز سے پیراشوٹ جمپ کی تیاری کر رہی تھیں۔ ایک رینچ (wrench) جہاز کے کنٹرول گیئرز میں گر گیا اور انہیں جام کر دیا۔ پائلٹ کا کنٹرول ختم ہو گیا۔ پچھلے کاک پٹ میں اپنی سیٹ سے بیسی مدد کے لیے کچھ نہ کر سکیں۔ جہاز گر کر تباہ ہو گیا، اور بیسی اور پائلٹ دونوں ہلاک ہو گئے۔

اگرچہ ان کا انتقال اپنا فلائنگ اسکول کھولنے سے پہلے ہو گیا تھا، لیکن ٹیکساس کی اس نڈر خاتون نے اپنی زندگی میں غیر معمولی کارنامے سرانجام دیے۔ ہر قسم کی سماجی رکاوٹوں اور ناانصافیوں کے باوجود، وہ پائلٹ کا لائسنس حاصل کرنے والی پہلی افریقی امریکی خاتون بنیں۔ ان کی مہارت اور بہادری نے بے شمار لوگوں کو ہوابازی کے شعبے میں آنے کی ترغیب دی۔ ان کے غیر متزلزل عزم اور حوصلے نے ہر نسل کے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ بلند عزائم اور محنت سے بڑے سے بڑا ہدف حاصل کیا جا سکتا ہے۔

بیسی کولمین کی زندگی کی کہانی ہمت، جرات اور ثابت قدمی کی ایک عظیم مثال ہے۔ ان کی زندگی کے دیگر پہلوؤں یا کسی دوسری تاریخی شخصیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

اہم تاریخیں۔

1892- بیسی کولمین 26 جنوری کو اٹلانٹا، ٹیکساس میں ایک کمرے کے کیبن میں

(اس کی پیدائش کا صحیح سال یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے۔)

1894—خاندان ٹیکساس کے ویکساہچی منتقل ہوگیا۔

1910—لینگسٹن، اوکلاہوما میں کلرڈ ایگریکلچرل اینڈ نارمل یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ پیسے ختم ہو گئے اور واپس Waxahachie چلا گیا۔

1915- شکاگو منتقل ہو گئے۔

1917—کلاڈ گلین سے شادی کی۔

1920—فلائٹ اسکول میں شرکت کے لیے فرانس گیا۔

1921- پائلٹ کا لائسنس حاصل کیا، ایسا کرنے والی پہلی افریقی نژاد امریکی خاتون بنیں۔

1922—فرانس میں پرواز کی تربیت؛ لانگ آئی لینڈ، نیویارک پر پہلا ایئر شو

1923—کیلی فورنیا میں گر کر تباہ ہوگیا۔ ہسپتال میں تقریباً تین ماہ گزارے۔

1926—جیکسن ویل، فلوریڈا میں ہوائی جہاز کے حادثے میں انتقال کر گئے۔

1995- یو ایس پوسٹل سروس نے پرواز کی تاریخ میں بیسی کولمین کے کردار کے اعزاز میں ایک ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔

